بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اداریہ

جہات

جس طرح اعتقادیات، اعمال و عبادات، معاشیات اور معاشرت کے نظاموں کے اعتبار سے دین اسلام ایک منفرد دین ہے۔ اسی طرح اس کا سیاسی نظام بھی چند ابدی اصولوں پر قائم ہے۔ ان اصولوں کی وہی حیثیت ہے جو کسی عمارت میں بنیادی پتھر کی ہوتی ہے۔ مثلاً دنیا کے دیگر سیاسی نظاموں کی بنیاد رنگ۔ نسل۔ ذات پات۔ علاقہ و زبان۔ چند سرحدوں۔ چند پہاڑوں اور دریاؤں کی حدود پر ہوتی ہے جبکہ اسلام کے سیاسی نظام کی بنیاد اس کے ہمہ گیر اور آفاقی نظریۂ قومیت پر قائم ہے۔ اس کی دنیا میں گورے کو کالے پر نہ کوئی فضیلت ہے نہ محمود کو ایاز پر۔ فضیلت صرف تقویٰ کو حاصل ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ
شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ

اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ۝ (الحجرات : ۱۳)

ترجمہ : اے لوگو! ہم نے تم (سب) کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے اور تم کو مختلف قومیں اور خاندان بنا دیا ہے کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو بے شک تم میں سے پرہیز گار تر اللہ کے نزدیک معزز تر ہے، بیشک اللہ تعالیٰ خوب جاننے والا ہے اور پورا خبردار ہے۔

یہ اسی نظریاتی اساس کا فیضان تھا کہ ایک کالا کلوٹا حبشی غلام ہاشمی قرشی شہزادوں میں "سیّدنا" کے لقب سے پکارا جاتا تھا۔ عبادت گاہ ہو کہ دستر خوان ایک ہی چھت کے نیچے سادات و رادمی اور ان کے خرید کردہ اور آزاد کردہ غلام ایک ساتھ مل کر بیٹھتے مشورے کرتے۔ شادی بیاہ کرتے اور ایک دوسرے کی غمی و خوشی میں برابر کے شریک ہوتے کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے اقرار نے زبان۔ تمدن۔ نسب۔ رنگ۔ علاقہ اور وطن کے اختلافات کی ساری دیواروں کو ڈھا دیا اور جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نگرانی میں مدینہ منورہ میں ایک کنبے کی تشکیل ہوئی۔ ایسے کنبے کی جو تا قیام قیامت امت مسلمہ مرحومہ کے لیے ایک مثالی کنبے کی حیثیت رکھتا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ بعد کے ادوار میں نسلی اور نسبی تفاخر کے جذبے نے سر اٹھایا۔ لڑائیاں ہوئیں اور ہزاروں قیمتی جانیں بھی تلف ہوئیں۔ تاہم دینی یگانگت کا جذبہ مکمل طور پر سرد نہیں پڑا بلکہ اسلامی تاریخ کے مختلف ادوار میں بھی اس چنگاری کے سلگنے کا ثبوت ملتا ہے۔

پاکستان کا قیام صحیح معنوں میں مدینہ منورہ کی اسی اسلامی ریاست کے منہاج پر عمل میں آیا تھا جس کی جھلک آج سے چودہ سو برس قبل دنیا والوں نے صرف ایک بار دیکھی اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ سوائے اشتراک عقیدہ کے مغربی پاکستان اور مشرقی پاکستان کے درمیان کسی قسم کا رابطہ نہ تھا۔ زبان مختلف تمدن مختلف جغرافیائی حالات مختلف ۔ سوچ کے انداز مختلف پھر بھی ایک طویل عرصے تک ہم ایک دوسرے کے ساتھ رہے ۔ اس طرح صوبہ پنجاب اور سندھ میں یا صوبہ سندھ و سرحد میں سوائے عقیدے کے اشتراک کے اور کونسا قوی ترین رابطہ ہے؟ لہٰذا یہ بات ہرگز فراموش نہیں کرنی چاہیے پاکستان کی سالمیت و استحکام کا تقاضا ہے کہ اس "واحد" وجہ ارتباط و اشتراک کو جس قدر ممکن ہو مستحکم سے مستحکم تر بنایا جائے ۔ اور غیر ملکی ایجنٹوں کی ریشہ دوانیوں سے ہوشیار رہا جائے جو علاقائی یا فرقہ وارانہ نعرے بلند کر کے ملت پاکستانیہ کی قبائے اتحاد کو تار تار کرنا چاہتے ہیں ۔

ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ دشمنان دین و وطن نے گذشتہ چند مہینوں میں اس بات کی پوری کوشش کی ہے کراچی کو جیسے بھی ہو بیروت بنا دیا جائے ۔ اس بھیانک سازش کے کیا نتائج برآمد ہوئے اس کے تصور ہی سے ہمارا دل دہل رہا ہے ۔ اللہ ہمیں محفوظ رکھے ۔ آمین!

ممبر قومی اسمبلی مسٹر حمزہ کا شمار سینئر سیاستدانوں قدیم مسلم لیگیوں اور محافظین نظریۂ پاکستان میں ہوتا ہے ۔ مسٹر حمزہ کے کردار میں دورنگی اور منافقت نہیں۔

ع یک در گیر و محکم گیر

کے اصول پر عمل پیرا ہیں ۔ ان کی اسلام دوستی و پاکستان دوستی ہر قسم کے شک و شبہے سے بالا ہے ۔ اس تناظر میں ان کے اس مطالبہ پر غور کرنے کی ضرورت ہے کہ اردو کے بحیثیت قومی زبان کے مکمل نفاذ کے لیے کوئی ٹائم ٹیبل طے ہونا چاہیئے اردو کے مکمل نفاذ کا مسئلہ سالہا سال سے کھٹائی میں پڑا ہوا ہے ۔ اور اس سلسلے میں لیت و لعل سے کام لیا جا رہا ہے ۔ وزیر خزانہ کا جواب بھی غیر تسلی بخش ہے ۔ اس لیئے ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ جلد از جلد قومی اسمبلی اردو کے مکمل نفاذ کے لیے فوری اقدامات کا اعلان کرے اس وقت کی معمولی سی غفلت ہمیں برسوں کے لیے پیچھے دھکیل دے گی ۔

رفتم کہ خار از پا کشم محمل نہاں شد از نظر
یک لحظہ غافل گشتم و صد سالہ راہم دور شد